سلسلہ علمی و تحقیقی رسائل و مضامین (۷)

شیخ محی الدین ابن عربیؒ

علماء غیر مقلدین کی نظر میں

اس رسالہ میں شیخ ابن عربیؒ کے بارے میں علماء غیر مقلدین کے پچاس (۵۰) سے زائد حوالہ جات جمع کئے گئے ہیں جن میں علماء غیر مقلدین نے شیخ ابن عربی کو شیخ اکبر، خاتم الولایۃ المحمدیۃ، عارف باللہ، بزرگ ولی، امام، مجتہد، محدث اور کٹر اہلحدیث تسلیم کیا ہے، ان کی کتابوں سے استدلال کیا ہے اور ان پر لگے اعتراضات کی پرواکئے بغیر ان کا بھرپور دفاع کیا ہے۔

مرتب:
محمد نعمان نوشہری
(سرینگر کشمیر)

جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ جموں وکشمیر (نوشہرہ)

ادارہ تحقیقات اہل السنۃ والجماعۃ (الہند) دوسری کتب کی طرح اس کتاب کو بھی تحقیق وترتیب، مراجعت حوالہ جات نیز **"مجلس تحقیقات"** کی نظر ثانی کے ساتھ شعبہ نشر واشاعت **"مکتبہ صفدریہ دیوبند"** کے توسط ومعاونت سے کمپیوٹر کتابت، عمدہ ورق، بہترین طباعت سے مزین شائع کرواکر بالخصوص علماء وائمہ اور بالعموم عوام الناس کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔

قارئین سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ کتاب میں کسی طرح کی کوئی غلطی دیکھیں جو بتقاضائے بشریت رہ گئی ہو تو امانۃً دیانۃً اصلاحاً ادارہ کو فوراً اطلاع دیں اس پر ادارہ آپ کا شکرگذار ہوگا، اور اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح ہوسکے گی۔ والسلام ناظم اعلیٰ (مجلس تحقیقات اہل السنۃ والجماعۃ)

تفصیلات

نام کتاب: شیخ محی الدین ابن عربیؒ علماء غیر مقلدین کی نظر میں
مرتب: محمد نعمان نوشہری
کتابت وتزئین: ایم، ایس، اسلام گرافکس ممبئی
صفحات: ۱۲ (بارہ)
سن طباعت باراول: محرم الحرام ۱۴۴۵ھ جولائی ۲۰۲۳ء
تعداد اشاعت: ۱۱۰۰ (گیارہ سو)
ناشر: جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ جموں وکشمیر (نوشہرہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شیخ محی الدین ابن عربی نظریہ وحدۃ الوجود کے موجد سمجھے جاتے ہیں، اکابرین غیر مقلدین جس طرح نظریہ وحدۃ الوجود کے حامی تھے اسی طرح شیخ ابن عربی کے بھی دل کھول کر مداح اور مدافع تھے جبکہ آج کل کے غیر مقلدین شیخ کو کافر اور زندیق ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اگر شیخ ابن عربی واقعی کافر اور زندیق تھے تو خود غیر مقلدین کے تمام وحدۃ الوجودی اکابر پر بھی شیخ کی، ان کی کتب کی اور ان کے نظریہ وحدۃ الوجود کی حمایت کی وجہ سے یہی حکم لگتا ہے۔

ذیل میں شیخ ابن عربی کے بارے میں علماء غیر مقلدین کے پچاس (۵۰) سے زائد حوالہ جات پیش خدمت ہیں ملاحظہ فرمائیں:

(۱) قاضی شوکانی صاحب نے چالیس سال تک شیخ ابن عربی کی تکفیر کرنے کے بعد اپنی آخری عمر میں رجوع فرمالیا اور کہا کہ میں نے فتوحات مکیہ کا مطالعہ کیا تو میں سمجھ گیا کہ شیخ ابن عربی کے کلام کو صحیح محمل پر محمول کیا جاسکتا ہے (ہدیۃ المہدی صفحہ ۵۲۔ فتاوی ثنائیہ ۱ / ۳۳۴)

(۲) نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی نے اپنی کتاب التاج المکلل میں شیخ ابن عربی کا شاندار ترجمہ لکھا ہے جس میں شیخ کی بہت مدح خوانی کئی علماء سے نقل کی ہے۔ دیگر اشخاص کے اقوال نقل کرنے کے بعد نواب صاحب لکھتے ہیں: **والمذهب الراجح فيه على ماذهب اليه العلماء المحققون الجامعون بين العلم و العمل والشرع والسلوك السكوت فى شانه وصرف كلامه المخالف لظاهر الشرع الى محامل حسنة وكف اللسان عن تكفيره۔** (التاج المکلل صفحہ ۱۷۵)

ترجمہ: شیخ ابن عربی کے بارے میں راجح مذہب وہی ہے جو علم و عمل اور شریعت وسلوک کے جامع محقق علماء کا ہے کہ ان کی توہین سے سکوت کیا جائے۔ اور ان کا جو کلام ظاہر شریعت کے خلاف معلوم ہوتا ہے اس کو اچھے محامل پر محمول کیا جائے۔ اور ان کو کافر کہنے سے زبان کو روکا

جائے۔

(۲) نواب صاحب مزید فرماتے ہیں: **اعتقادنا فی الشیخ الاجل محی الدین ابن العربی والشیخ احمد السرھندی انھما من صفوۃ عباداللہ ولانلتفت الی ما قیل فیھما۔** (ہدیۃ المہدی صفحہ ۵۱)

ترجمہ: شیخ محی الدین ابن عربی اور شیخ احمد سرہندی کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ یہ دونوں اللہ پاک کے چیدہ بندوں میں سے ہیں اور جن اعتراضات کا انہیں نشانہ بنایا گیا ہے ہمیں ان کی کوئی پرواہ نہیں۔

(۳) مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب لکھتے ہیں: نواب (صدیق حسن خان) صاحب مرحوم شیخ ممدوح کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ (فتاوی ثنائیہ ۱/ ۳۴۴)

(۳) غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین صاحب دہلوی کے حالات میں لکھا ہے: میاں صاحب مرحوم علماء متقدمین کی بہت عزت کرتے، شیخ محی الدین ابن عربی کا نام شیخ اکبر اور اکثر خاتم الولایۃ المحمدیۃ کے خطاب کے ساتھ پکارتے۔ اس پر قاضی بشیر الدین قنوجی کہ ابن عربی کے اشد مخالفین میں سے تھے اور ابن عربی کی برتری اور بزرگی کے روادار نہ تھے، میاں صاحب سے صرف شیخ اکبر پر مناظرہ کرنے کیلئے دہلی تشریف لائے، دو ہفتے متواتر گفتگو جاری رہی مگر میاں صاحب نے شیخ اکبر کا احترام ہاتھ سے نہ جانے دیا اور آخر کار قاضی صاحب بھی آپ سے متفق ہوگئے۔ اسی طرح علامہ شمس الحق ڈیانوی نے بھی کئی روز شیخ اکبر پر آپ کے ساتھ مناظرہ کیا اور دوران گفتگو میں فصوص الحکم پیش کرتے رہے، میاں صاحب نے پہلے تو اور طریقوں سے سمجھایا مگر جب دیکھا کہ آپ کسی طرح نہیں مانتے تو فرمایا کہ فتوحات مکیہ شیخ اکبر کی آخری تصنیف ہونے کی وجہ سے ان کی تمام کتابوں کی ناسخ ہے۔ اس پر مولانا شمس الحق حقیقت کو پاکر خاموش ہوگئے۔ (تراجم علماء حدیث ہند صفحہ ۱۵۸۔ الحیاۃ بعد المماۃ صفحہ ۱۲۳)

نوٹ: میری معلومات میں ایسے کوئی حنفی عالم نہیں ہیں جنہوں نے شیخ ابن عربی کے دفاع

میں دو ہفتہ متواتر مناظرہ کیا ہو بلکہ یہ سحرا غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل کے سر ہے۔

(۲) نیز میاں صاحب خود لکھتے ہیں: متاخرین مثل امام رازی اور امام غزالی اور شیخ محی الدین ابن عربی اور قطب الاقطاب عبدالقادر جیلانی اور مجدد الف ثانی اور شاہ عبدالحق محدث دہلوی اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث اور شاہ عبدالعزیز صاحب وشاہ رفیع الدین وشاہ عبدالقادر محققین علماء دہلی نے اسی دفع شرک اور بدعت اور اثبات توحید ذاتی وصفاتی میں اور اعلاء کلمۃ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں طرح طرح سے مضامین رنگا رنگ بیان فرمائیں، جو کچھ شبہ ہو ان سابقین لوگوں کی کتابیں ملاحظہ کرے۔(فتاوی نذیریہ جلد ا صفحہ ۱۳۰، ۱۳۱)

(۳) مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب لکھتے ہیں: مولانا نذیر حسین المعروف حضرت میاں صاحب دہلوی شیخ ممدوح کو شیخ اکبر لکھتے ہیں۔(فتاوی ثنائیہ جلد ا صفحہ ۳۳۴)

(٤) میاں صاحب کے شاگرد مولانا فضل حسین بہاری صاحب آپ کے حالات میں لکھتے ہیں: صحیح بخاری وغیرہ کتب صحاح میں آپ جس وقت کتاب الرقاق پڑھاتے اور نکات تصوف کو بیان کرتے تو خود کہتے صاحبو ہم تو احیاء العلوم کو یہاں دیکھتے ہیں اسی لے طبقہ علماء کرام میں شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کی بڑی تعظیم کرتے اور خاتم الولایۃ المحمدیہ فرماتے۔(الحیاۃ بعد المماۃ صفحہ ۱۲۳)

(۴) مولانا فضل حسین بہاری صاحب نے بھی اپنے استاذ میاں صاحب کی باتوں سے اتفاق کرتے ہوئے شیخ ابن عربی کا شیخ اکبر اور خاتم الولایۃ المحمدیہ ہونا تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ مولانا فضل حسین صاحب لکھتے ہیں: (میاں نذیر حسین صاحب) طبقہ علماء کرام میں شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کی بڑی تعظیم کرتے اور خاتم الولایۃ المحمدیہ فرماتے اور بات بھی یہی ہے کہ علم ظاہر و باطن کی ایسی جامعیت ندارت سے خالی نہیں ہے۔(الحیاۃ بعد المماۃ صفحہ ۱۲۳)

(۵) غیر مقلدین کے امامِ اہلحدیث مولانا وحید الزماں حیدر آبادی صاحب لکھتے ہیں:

وشیخنا ابن تیمیة قد شدد الانکار علی ابن عربی وتبعه الحافظ والتفتازانی

وعندی انهم لم یفهموا مراد الشیخ ولم یمنعوا النظر فیه وانما اوحشتهم ظواهر الفاظ الشیخ فی الفصوص ولو نظروا فی الفتوحات لعرفوا ان الشیخ رحمه اللّٰه من اهل الحدیث اصولا و فروعا۔ (ہدیۃ المہدی صفحہ ۵۱)

ترجمہ: اور ہمارے شیخ ابن تیمیہ نے ابن عربی پر شدید انکار کیا ہے اور حافظ ابن قیم اور علامہ تفتازانی نے شیخ ابن تیمیہ کی اتباع کی ہے مگر میرے نزدیک یہ لوگ شیخ ابن عربی کی مراد کو سمجھ ہی نہیں پائے اور نہ انہوں نے شیخ ابن عربی کے کلام میں زیادہ غور وفکر سے کام لیا ہے بلکہ ان کو فصوص الحکم میں شیخ ابن عربی کے الفاظ نے وحشت میں ڈال دیا ہے، اگر یہ لوگ (شیخ ابن عربی کی کتاب) فتوحات مکیہ کا مطالعہ کرتے تو وہ سمجھ جاتے کہ شیخ ابن عربی رحمہ اللہ اصول اور فروع دونوں میں اہلحدیث تھے۔

(۲) یہی صاحب ایک اور جگہ شیخ ابن عربی کا دفاع کرتے ہوئے لکھتے ہیں: وہ تو مسلمان اور پھر اہلحدیث میں سے تھے۔ (تیسیر الباری شرح صحیح البخاری جلد ۴ صفحہ ۳۲۶)

(٦) مولانا عبداللہ روپڑی صاحب لکھتے ہیں: ابن عربی رحمہ اللہ، رومی رحمہ اللہ اور جامی رحمہ اللہ کے کلمات اس توحید میں مشتبہ ہیں ۔۔۔۔۔۔ میرا خیال ہے کہ جب ان کا کلام محتمل ہے ۔۔۔۔۔ تو پھر ان کے حق میں سوءظنی ٹھیک نہیں۔ (فتاوی اہلحدیث ج ۱ ص ۱۵۵)

(۲) ایک اور جگہ روپڑی صاحب لکھتے ہیں: ابن عربی رحمہ اللہ شیخ الشیوخ کے لقب سے مشہور ہیں، تصوف وغیرہ میں انہوں نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ (توحید الرحمن صفحہ ۵۵)

نوٹ: روپڑی صاحب نے فتاوی اہلحدیث جلد ۱ صفحہ ۵۰ پر بھی شیخ ابن عربی کو شیخ الشیوخ لکھا تھا جس کا حوالہ خود ایک غیر مقلد نے اپنی کتاب ''علماء اہلحدیث کا ذوق تصوف صفحہ ۳۳'' پر دیا ہے لیکن تعصب کی انتہاء دیکھئے کہ کسی صاحب نے فتاوی اہلحدیث کو شائع کرتے ہوئے یہ لفظ صفحے سے مٹا دیا لیکن مٹا کر اس لفظ کی جگہ کو پُر کئے بغیر ہی کھالی چھوڑ گیا جسے دیکھتے ہی صاف پتہ چلتا ہے کہ یہاں سے کوئی لفظ اڑا دیا گیا ہے فیا للعجب۔ خیر ہمیں یہی لفظ مولانا روپڑی صاحب کی

دوسری کتاب ’’توحید الرحمٰن‘‘ سے بھی مل گیا جس کا اوپر حوالہ دے دیا گیا ہے۔ نیز فتاوی اہلحدیث میں اور بھی دو مقامات پر مولانا روپڑی صاحب نے شیخ ابن عربی کے حق میں لکھا ہے جن میں سے ایک حوالہ اوپر گزر چکا ہے، لگتا ہے ان مٹانے والے صاحب کو یہ حوالہ جات دکھے نہیں ورنہ وہ انہیں بھی مٹانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑتے۔ آخر غیر مقلدین کتنے حوالوں کو مٹاتے اور چھپاتے رہیں گے؟ یہ ایک کو غائب کرنے کی کوشش کریں گے ہم دس نکال لائیں گے۔ ان شاء اللہ

(۷) مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب لکھتے ہیں: بڑی وجہ آپ (شیخ ابن عربی) کی مخالفت کی مسئلہ وحدۃ الوجود ہے۔ سو دراصل اس کی تفسیر پر مدار ہے۔ جیسی اس کی تفسیر کی جائے ویسا ہی اس کا اثر ہوگا۔ خاکسار کے نزدیک اس کی صحیح تفسیر بھی ہوسکتی ہے۔ جس کا ذکر کبھی کبھی اہلحدیث میں کیا گیا ہے۔ دوسری وجہ خفگی کی ایمان فرعون ہے مگر شیخ کا قول مندرجہ فتوحات اس خفگی کا ازالہ کرتا ہے۔ شیخ موصوف نے فتوحات میں فرعون کو مدعی الوہیت لکھ کر ابدی جہنمی لکھا ہے۔ اور کسی اور مقام پر اس کے خلاف ملتا ہے تو وہ متروک ہے یا ماول۔ اس لئے خاکسار کی ناقص رائی میں شیخ ممدوح بھی قابل عزت لوگوں میں ہیں رحمہ اللہ۔ (فتاوی ثنائیہ جلد ۱ صفحہ ۳۳۴)

(۲) نیز مولانا امرتسری صاحب لکھتے ہیں: شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس اللہ سرہ۔
(فتاوی ثنائیہ جلد ۱ صفحہ ۱۴۹)

(۸) مولانا ابراہیم سیالکوٹی صاحب شیخ ابن عربی کی کتاب فصوص الحکم سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں: حضرت شیخ اکبر قدس سرہ فصوص الحکم میں فرماتے ہیں۔ (واضح البیان صفحہ ۴۲۱)

(۲) سیالکوٹی صاحب اپنی دوسری کتاب میں بھی شیخ ابن عربی کی کتاب سے حوالہ پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں: حضرت شیخ اکبر رحمہ اللہ اپنی تفسیر صغیر میں ۔۔۔۔ فرماتے ہیں۔
(سراجا منیرا صفحہ ۱۴)

(۹) مولانا عبدالسلام مبارکپوری صاحب لکھتے ہیں: صوفی وقت علامہ محی الدین ابن عربی

جیسے صاف طینت۔(سیرۃ البخاری صفحہ ۱۱۸)

(۲) دوسری جگہ لکھتے ہیں: صوفی صافی امام محی الدین ابن عربی۔

(سیرۃ البخاری صفحہ ۳۰۹)

(۱۰) مولانا داود غزنوی صاحب شیخ ابن عربی کا تذکرہ تعظیم وتکریم کے ساتھ کرتے تھے اور ایک سائل کے پوچھنے پر فرمایا کہ ابن تیمیہ اور ابن عربی دونوں ہی ہمارے بزرگ ہیں۔

(داؤد غزنوی صفحہ ۸۸)

(۱۱) مولانا ابوبکر غزنوی صاحب شیخ ابن عربی کو واجب الادب قرار دیتے ہیں۔

(خطبات ومقالات صفحہ ۱۰۳)

(۱۲) زبیر علی زئی صاحب کے استاذ مولانا پیر محب اللہ شاہ صاحب شیخ ابن عربی کو لفظ امام کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔(مقالات راشدیہ جلد ا صفحہ ۴۵)

(۱۳) علی زئی صاحب کے ایک اور استاذ اور غیر مقلدین کے شیخ العرب والعجم مولانا پیر بدیع الدین شاہ صاحب نے شیخ ابن عربی کا شمار بزرگ اولیاء میں کیا ہے اور انہیں شیخ اکبر لکھا ہے۔

(مقالات راشدیہ جلد ۲ صفحہ ۱۵۸)

(۱۴) شیخ جمال الدین دمشقی صاحب لکھتے ہیں: **الشیخ الاکبر محی الدین بن عربی قدس اللہ سرہ۔** (قواعد التحدیث صفحہ ۴۸)

(۱۵) مولانا عبداللہ معمار امرتسری صاحب شیخ ابن عربی کو بزرگان دین میں شمار کرتے ہیں، ان کے نام کے ساتھ حضرت اور رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں اور ان پر قادیانیوں کی طرف سے لگائی گئی تہمت کا جواب دیتے ہیں۔(محمدیہ پاکٹ بک صفحہ ۵۷۴)

(۱۶) مولانا محمد یوسف جے پوری صاحب شیخ ابن عربی کو فقہاء اور علماء میں شمار کرتے ہوئے لکھتے ہیں: فتوحات مکیہ میں شیخ محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

(حقیقۃ الفقہ صفحہ ۶۲)

(۱۷) مولانا ابوالقاسم بنارسی صاحب فرماتے ہیں: وہاں کے علماء پکے کٹر اہلحدیث اور تقلید کے دشمن ہو گئے جیسے۔۔۔۔۔۔محی الدین ابن عربی وغیرہ۔

(مسلک اہلحدیث پر ایک نظر صفحہ ۲۲)

نوٹ: یہ رسالہ مولانا داود راز صاحب کی کوششوں سے شائع ہوا ہے۔

(مسلک اہلحدیث پر ایک نظر صفحہ ۱۱)

(۱۸) مولانا رئیس ندوی صاحب لکھتے ہیں: محی الدین ابن عربی۔۔۔۔۔۔ظاہری یعنی اہل حدیث مذہب کے فروع میں پیرو تھے اور موصوف فروع میں ظاہری المذہب ہونے کے ساتھ بہت بڑے صوفی بلکہ صوفیاء کے بڑے اماموں میں سے تھے۔(ضمیر کا بحران صفحہ ۲۲۴)

(۱۹) مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی صاحب لکھتے ہیں: حضرت امام الصوفیہ محی الدین ابن عربی جن کو مولانا بحر العلوم نے خاتم الولایۃ کا لقب دیا ہے۔(خاتمہ اختلاف صفحہ ۲۶)

(۲۰) مولانا محمد اسماعیل سلفی صاحب نے شیخ ابن عربی کا محققین اہل علم میں ہونا نقل کیا ہے۔(تحریک آزادی فکر صفحہ ۳۷۹)

(۲۱) مولانا خالد گھرجاکھی صاحب لکھتے ہیں: نور بخشی فرقے کے اکابرین سلف وہ لوگ ہیں جو تمام اہلسنت کے نزدیک مسلم بزرگ اور محدثین کرام ہیں مثلاً۔۔۔۔۔شیخ ابن عربی۔۔۔۔۔یہ تمام کے تمام اہلسنت کے اکابرین سے ہیں۔(طبقات نوریہ صفحہ ۱۰)

(۲۲) ڈاکٹر امان اللہ خان بھٹی صاحب شیخ ابن عربی کی کتابوں کا تعارف کراتے ہوے لکھتے ہیں: شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ کی فتوحات مکیہ اور فصوص الحکم۔

(اسلام اور خانقاہی نظام صفحہ ۱۸۸)

(۲۳) مولانا محمد اسحق بھٹی صاحب لکھتے ہیں: ایک دفعہ ان (صوفی نذیر احمد) کی مجلس میں ابن عربی کا ذکر آیا تو جامعہ سلفیہ بنارس کے ایک استاذ نے اچھی خاصی نرمی کے ساتھ ان کا ذکر کیا اور کہا کہ بہرحال ان کو وہ مقام ملنا چاہئے جس کے وہ مستحق ہیں اور بہت سے بزرگ ہیں جو ان کو

مانتے ہیں اوران کے قائل ہیں۔(قافلہ حدیث صفحہ ۲۱۰)

(۲۴) مولانا حکیم عبدالشکور صاحب شکراوی لکھتے ہیں: مولانا ابوالحسن طبیعت کے بڑے تیز تھے، مطالعہ کے بہت شوقین تھے، آخری زندگی میں تصوف کی جانب مائل ہوگئے تھے، تصوف میں گفتگو ہونے کے ساتھ ان کی زبان پر فتوحات مکیہ اور احیاء العلوم کے مقولے بڑی جلدی سے آیا کرتے تھے، اپنی آمد کے ابتدائی برسوں میں ان کو بحث ونظر سے واسطہ پڑا، اہلحدیث مسلک رکھتے تھے۔(اخبار اہلحدیث دہلی باپت یکم اگست ۱۹۶۳ بحوالہ اہلحدیث اور سیاست صفحہ ۱۷۰)

(۲۵) مولانا فیاض علی صاحب لکھتے ہیں: شیخ محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ جو علماء ابرار اور صوفیاء کبار میں سے ہیں۔(اہلحدیث اور سیاست صفحہ ۲۰۷،۲۰۸)

(۲۶) مولانا عبدالقادر حصاری صاحب لکھتے ہیں: اب ہم شیخ ابن العربی رحمہ اللہ کا فیصلہ فتوحات مکیہ سے لکھ کر بریلویوں کو دندان شکن جواب دیتے ہیں۔

(فتاوی حصاریہ جلد ا صفحہ ۵۸۶)

(۲۷) مولانا محمد داود خان رحمانی صاحب بزرگوں کے ایک مجرب نسخے کے بارے میں لکھتے ہیں: شیخ اکبر رحمہ اللہ نے اس کو عرش کے خزانوں میں سے شمار کیا ہے۔

(غذاء الارواح صفحہ ۳۱۴ بحوالہ علماء اہلحدیث کا ذوق تصوف صفحہ ۲۶۰)

(۲۸) ملک حسن علی شرقپوری صاحب شیخ ابن عربی کا شمار بڑے نامور علماء وصلحاء میں کرتے ہیں اوران کے نام کے ساتھ رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔(تعلیمات مجددیہ صفحہ ۳۹۸)

(۲) ملک صاحب دوسرے مقام پر لکھتے ہیں: شیخ محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ کے تصوف کا مآل یہ ہے کہ صوفی ان تمام مقامات ومنازل روحانی کو طے کرکے جو بندے اور خدا کے درمیان حائل ہیں خدا تک رسائی حاصل کرے۔ اور اپنے آپ کو خدا کی ذات میں فنا کردے۔ اس مطلوب حقیقی کے وصل اوراس کی ذات میں فنا ہونے کے لئے ان تمام درمیانی حجابات اور پردوں کو چاک چاک کردے جو روح انسانی اور خدا کی راہ میں حائل ہیں۔ان کے نزدیک اس مقام کا

نام فنا فی اللہ اور بقا باللہ ہے۔ (تعلیمات مجددیہ صفحہ ۴۲۷)

نوٹ: اس کتاب پر دیباچہ مولانا محمد اسماعیل سلفی صاحب نے لکھا ہے۔

(تعلیمات مجددیہ صفحہ ۰۹)

(۲۹) غیر مقلدین کی مستند اور معتبر کتاب فتاوی علماء حدیث میں لکھا ہے: شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوحات میں لکھا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور پھر شیخ کے قول سے فتوی پر عمل کرنے کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔

(فتاوی علماء حدیث ج ۵ ص ۲۷، ج ۶ ص ۱۷)

(۳۰) غیر مقلدین کی بدنام زمانہ کتاب الظفر المبین میں لکھا ہے: امام محی الدین ابن عربی صاحب فتوحات، آپ بھی مجتہد تھے اور اتباع حدیث اور ترک تقلید میں بے نظیر تھے اور علم حدیث کے ایسے دریا تھے جس کا کنارہ نہ ہو۔ (الظفر المبین حصہ دوم صفحہ ۴۷۲)

(۳۱) غیر مقلدین کی ایک اور کتاب میں لکھا ہے: عارف باللہ شیخ محی الدین ابن عربی

(مسلک اہلحدیث لعبدالرحمن منیر صفحہ ۲۳۰)

(۳۲) اس کے سوا غیر مقلدین کی کتاب علماء اہلحدیث کا ذوق تصوف صفحہ ۴، ۵، ۲۴، ۲۸، ۱۰۳، ۱۰۸ وغیرہ پر بھی شیخ ابن عربی کے نام کے ساتھ رحمہ اللہ لکھا ہوا ہے۔

قارئین کرام! حوالہ جات ملاحظہ فرما چکے، بفضل اللہ اس پر مزید حوالہ جات بھی پیش کئے جاسکتے ہیں لیکن آنکھیں کھولنے کیلئے اتنے حوالے کافی ہیں بشرطیکہ آنکھیں ہوں۔ اب ہم یہ فیصلہ غیر مقلدین پر چھوڑتے ہیں کہ آیا وہ اپنی فتنہ پردازی سے توبہ کرتے ہوئے اور اپنے اکابر کے شانہ بشانہ رہتے ہوئے شیخ ابن عربی کو شیخ اکبر، خاتم الولایۃ المحمدیۃ، عارف باللہ، بزرگ ولی، امام، مجتہد، علم حدیث کا دریا، کٹر اہلحدیث اور رحمہ اللہ تسلیم کرتے ہیں یا اپنے ان وحدۃ الوجودی اکابر علماء کو کافر اور زندیق قرار دیتے ہیں جن کے حوالے نقل ہو چکے۔

نیز یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ جب غیر مقلدین سے اپنے اکابر اور علماء کی عبارات کا

جواب نہیں بنتا تو جان چھڑانے کا آخری بہانہ یہی ہوتا ہے کہ ہم ان کی نہیں مانتے۔ عرض ہے کہ ہم غیر مقلدین سے ان کی ماننے کا نہیں بلکہ ان پر فتوے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ مانتے تو آپ علماء حق کی بھی نہیں ہیں لیکن فتوی بڑے زور وشور سے لگاتے ہیں، بس اسی فتوے کا مطالبہ آپ سے آپ کے بڑوں کے بارے میں بھی کیا جاتا ہے۔ اور اگر غیر مقلدین اپنے ان بزرگوں پر فتوی نہیں لگاتے تو زبیر علی زئی صاحب لکھتے ہیں: جب تک وہ اپنے ان اکابر سے صریح برأت نہ کریں ان کا وہی حکم ہے جو ان کے اکابر کا ہے۔ (بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم صفحہ ۳۵)

راقم الحروف: محمد نعمان نوشہری (سرینگر کشمیر)

تاریخ نوشت: ۲۱ اپریل ۲۰۲۳ء بروز جمعۃ المبارک